ڈاکٹر رشید امجد
پروفیسر و صدر شعبہ اردو
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی،اسلام آباد

پریم چند لاہوری: منشی پریم چند کے ایک ہم عصر

Dr Rasheed Amjad
Professor,Head Departement Of Urdu
International Islamic University,Islamabad,Pakistan

Prem Chand Lahori:

A Contemporay Of Munshi Prem chand

Munshi Prem Chand (Danpat Roy) is a famous name amongst urdu fiction writers. During the same era , a writer named Prem Chand Lahori was also writing urdu fiction. Though the names were same, Prem Chand Lahori remained unknown. In this article some initial information is gathered in order to trigger the detailed study of Prem Chand Lahori.

منشی پریم چند (دھنپت رائے/نواب رائے) (۱۸۸۰ء۔۱۹۳۶ء) اردو کے پہلے بڑے اور اہم افسانہ نگار ہیں۔ انہوں نے افسانے، ناول اور ڈرامے میں اپنے فن کا لوہا منوایا۔ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں اظہار کیا۔ اردو فکشن میں ان کا نام اتنا اہم ہے کہ اس کے بغیر اردو فکشن کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ اردو سے دلچسپی رکھنے والا ہر شخص ان کے نام سے واقف ہے۔ ان کے فکر و فن پر کئی مقالے اور کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں، لیکن یہ بات اب شاید کسی کے علم میں نہیں کہ ان کے ایک ہم نام بھی ان کے ہم عصر تھے۔ ان کا تعلق لاہور سے تھا اور وہ کبھی پریم چند، کبھی فطرت نگار پریم چند اور کبھی پریم چند لاہوری کے نام سے ناول، افسانے اور ڈرامے لکھتے تھے۔ انہوں نے دیوان غالب کی شرح بھی لکھی ہے۔ پریم چند لاہوری ایک رسالے ''تشنہ'' کے چیف ایڈیٹر بھی تھے۔ ان کی ایک کتاب ''شیاما'' میں ان کی درج ذیل کتابوں کا اشتہار ہے۔ (۱)

۱۔	مسافر	۲۔	کشمکش
۳۔	ففتھ کالم	۴۔	بھگوت گیتا
۵۔	دلہن	۶۔	کپال کنڈلا
۷۔	منورما	۸۔	ٹھوکر
۹۔	طوفان	۱۰۔	چھٹکارہ
۱۱۔	طلسم ہستی	۱۲۔	سپیرن

۱۳۔ عشق خاموش ۱۴۔ چتر تبین

۱۵۔ شیاما

انہوں نے ترجمے بھی کئے ہیں۔ میرا کتب خانہ حضرو میں ان کی درج ذیل کتابیں موجود ہیں:

۱۔	کسم	شرت چندر چیٹر جی کے ناول کا اردو ترجمہ
۲۔	قسمت	بابو نگیدر ناتھ کے ناول کا اردو ترجمہ
۳۔	طلسم ہستی	شرت چندر چیٹر جی کے ناول ''دراج بہو'' کا اردو ترجمہ
۴۔	شیاما	رابندر ناتھ ٹیگور کے ناول کا ترجمہ
۵۔	ٹھوکر	شرت چندر چیٹر جی کے ناول ''شبھ دا'' کا اردو ترجمہ
۶۔	کشمکش	رابندر ناتھ ٹیگور کے ناول ''یوگا یوگ'' کا اردو ترجمہ

۱۔ کسم: یہ بنگالی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے سرورق پر درج ہے:

''کسم''

ترجمان فطرت پریم چند صاحب

چیف ایڈیٹر تشنہ۔ سوشل ریفارمر موہنی

اسے ایسٹرن آرٹس اکیڈیمی لمیٹڈ، لاہور نے شائع کیا۔ اس کی قیمت ۲ روپے اور صفحات ۱۸۰ ہیں۔ سن اشاعت درج نہیں۔ اس کا دیباچہ علامہ پرواسی ایم۔ اے نے لکھا ہے۔ سرورق پر یہ درج نہیں کہ یہ ترجمہ ہے البتہ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے بنگالی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۔ قسمت: یہ بابو نگیدر ناتھ کے ناول کا ترجمہ ہے۔ سرورق پر درج ہے:

قدرت کی تعجب کاریوں کی حیرتناک داستان

از پریم چند

یہ ہندوستانی کتاب گھر بابو محلّہ سنت نگر لاہور سے شائع ہوا ہے۔ صفحات ۱۵۲ ہیں اور قیمت ۲ روپے بارہ آنے ہے۔

۳۔ طلسم ہستی: یہ شرت چندر چیٹر جی کے ناول ''دراج بہو'' کا اردو لباس ہے۔ اس کے سرورق پر صرف پریم چند درج ہے۔ اسے ہندوستانی کتاب گھر بابو محلّہ سنت نگر لاہور نے شائع کیا ہے۔ صفحات ۱۹۲۔ سن اشاعت درج نہیں۔

۴۔ شیاما: رابندر ناتھ ٹیگور کے ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے سرورق پر فطرت نگار پریم چند درج ہے اور اسے بھی ہندوستانی کتاب گھر لاہور نے شائع کیا ہے۔ صفحات ۱۰۴ اور قیمت ایک روپیہ ہے۔ سن اشاعت درج نہیں۔ اس ناول کی انفرادیت یہ ہے کہ ابواب کی بجائے پہلا فقرہ، دوسرا فقرہ، تیسرا فقرہ، چوتھا فقرہ، پانچواں فقرہ، چھٹا فقرہ اور آخری کلمات کی صورت میں ابواب بندی کی گئی ہے۔

۵۔ ٹھوکر: یہ شرت چندر چیٹر جی کے ناول ''شبھ دا'' کا اردو ترجمہ ہے۔ سرورق پہ درج ہے:

ٹھوکر

بنگال کے جادو نگار ادیب شرت چندر چیٹر جی کے دلگداز شاہکار ''شبھ دا'' کا اردو لباس

از فطرت نگار پریم چند

صفحات ۲۰۸۔ اسے بھی ہندوستانی کتاب گھر لاہور نے شائع کیا ہے۔ سن اشاعت درج نہیں۔

۶۔ کشمکش: یہ رابندر ناتھ ٹیگور کے ناول ''یوگا یوگ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اندر کے صفحے پر مترجم کا نام شری پریم چند لاہوری لکھا ہے۔ صفحات ۲۵۶۔ سن اشاعت درج نہیں۔

میرا کتب خانہ حضرو کی فہرست میں ایک ڈرامہ ''روحانی شادی'' کو بھی پریم چند لاہوری کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن یہ پریم چند لاہوری کا نہیں بلکہ منشی پریم چند کا ڈرامہ ہے جو ۱۹۳۳ء میں دہلی سے شائع ہوا تھا۔ (۲)

''ٹھوکر'' کے آخری صفحہ پر ایک اشتہار ہے جس سے پریم چند لاہوری کی چند کتابوں کا علم ہوتا ہے۔ اشتہار یوں ہے:

پنجاب کے مایہ ناز ادیب پریم چند صاحب کی مطبوعات

اس فہرست میں درج ذیل کتابوں کے نام شامل ہیں۔:

منور ما: یہ پریم چند لاہوری (فطرت نگار) کے افسانوں کا مجموعہ ہے۔

مسافر: یہ بھی افسانوں کا مجموعہ ہے۔

ففتھ کالم: یہ بھی افسانوں کا مجموعہ ہے۔

ان کے علاوہ اس فہرست میں درج ذیل کتابوں کے نام بھی درج ہیں:

کپال کنڈلا۔ دلہن۔ آہنگ غالب۔ طوفان۔ پربھات یہ ساری کتابیں ہندوستانی کتاب گھر لاہور سے شائع ہوئی ہیں۔ پریم چند لاہوری کی ایک اہم کتاب ''آہنگ غالب'' ہے جو دیوان غالب کی شرح ہے۔ محمد انصاراللہ نے ''غالب ببلیو گرافی'' میں شرحوں کے ذیل میں اس کا اندراج یوں کیا ہے:

۱۱۵ ''آہنگ غالب'' فطرت نگار منشی پریم چند دوآبہ ہاؤس لاہور سن ندارد۔ یعنی دیوان غالب اردو کی بہترین و مکمل شرح ہے۔ سوانح حیات و تنقید کلام، صفحہ ۳۰۴ (۳)

محمد انصاراللہ نے منشی کا لفظ اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے۔ کتاب پر صرف فطرت نگار پریم چند درج ہے۔ ڈاکٹر سہیل عباس نے اپنے مضمون ''شروح غالب: وضاحتی کتابیات'' میں فطرت نگار پریم چند لکھا ہے (۴)۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن نے بھی ''تحقیق نامہ'' میں فطرت نگار پریم چند ہی لکھا ہے۔ (۵)

پریم چند لاہوری ایک ہمہ جہت ادیب تھے۔ ایک عمدہ مترجم کے ساتھ ساتھ انہوں نے طبع زاد افسانے بھی لکھے اور دیوان غالب کی عمدہ شرح بھی تحریر کی۔ ان کا تعلق چونکہ لاہور سے تھا اس لئے شائد وہ پنجاب ہی تک محدود رہے اور منشی پریم چند کے بہت بڑے نام کے نیچے اسی طرح دب گئے جیسے برگد کے نیچے چھوٹے چھوٹے پودے۔ پریم چند لاہوری چھوٹے ادیب نہیں لیکن ان کے بارے میں کہیں بھی کوئی مواد موجود نہیں۔ پریم چند لاہوری کی زیادہ تر کتابیں ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۳ء کے دوران شائع ہوئیں جبکہ منشی پریم چند ۱۹۳۶ء میں فوت ہو گئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پریم چند لاہوری زیادہ عرصے تک زندہ رہے لیکن انھوں نے منشی پریم چند کی زندگی کے آخری دور میں ہی لکھنے کا آغاز کر دیا تھا۔

میرا کتب خانہ حضرو کے علاوہ شائد ہی ان کی کتابیں کسی اور کتب خانے میں موجود ہوں، تلاش کے باوجود ان کے سوانحی کوائف کسی جگہ سے نہیں مل سکے حتٰی کہ پنجاب سے متعلق تحقیقی مقالوں میں بھی ان کا نام موجود نہیں۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی (۶) اور دوسرے ایسے محققین نے بھی جو پنجاب سے متعلق خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں ان کے نام سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد شائد کوئی محقق اس طرف توجہ دے اور ممکن ہے ان کی طبع زاد کتابیں مل جائیں تو ان کے فکر و فن پر تفصیلی بات ہو سکے ایک بات تو بہر حال واضح ہے کہ وہ ایک ترقی پسند ادیب تھے ان کے موضوعات سماجی نوعیت کے ہیں اور ان کا تعلق ہندو سماج سے ہے، منشی پریم چند سے ان کا تقابل تو نہیں ہو سکتا اور نہ کرنا چاہیے لیکن یہ ضرور ہے

کہ اپنے دائرے میں پریم چند لاہوری اردو افسانے کے مزاج اور فنی ضرورتوں کو سمجھتے تھے وہ کسی صورت بھی منشی پریم چند جیسا مقام نہیں رکھتے لیکن بہرحال ان کی ایک اہمیت خصوصاً اس حوالے سے ہے کہ وہ لاہور میں تھے۔ جبکہ اردو افسانے کا بڑا منظر نامہ یوپی میں تھا۔ لاہور میں ہونے کی وجہ سے وہ نظر انداز بھی ہوئے۔

حوالہ جات

۱۔ فطرت نگار پریم چند، شیاما، ہندوستانی کتاب گھر لاہور، س۔ن

۲۔ مانک ٹالا، توقیتِ پریم چند مکتبہ جدید نئی دہلی ۲۰۰۲ء ص ۲۲۲

۳۔ محمد انصار اللہ، غالب ببلیو گرافی، غالب انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی ۱۹۹۸ء ص ۱۴۳

۴۔ سہیل عباس، ڈاکٹر، زبان و ادب شمارہ ۱، جی سی یونی ورسٹی، فیصل آباد، ۲۰۰۸ء

۵۔ معین الرحمٰن، ڈاکٹر، تحقیق نامہ

۶۔ راقم سے گفتگو